تمباکو نوشی کے بارے میں دین کی کیا رائے ہے؟

رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں تمباکو موجود نہیں تھا اس کے بارے میں کوئی حکم صادر ہوتا۔ تمباکو میں منشیات کی قسموں کی طرح نشہ پیدا کرنے والی خصوصیت نہیں ہے کہ اس پر وہی حکم لگایا جائے۔ اس لیے اس کے بارے میں حکم جاننے کے لیے ان اثرات پر غور کرنا ہوگا جو اس سے انسانی جسم پر پڑتے ہیں۔

میں نے آج تک کسی کی کوئی تحریر ایسی نہیں دیکھی کہ تمباکو نوشی میں کوئی فائدہ ہے بلکہ عام طور پر محققین اور ڈاکٹر تمباکو نوشی کے بہت سارے نقصانات بتاتے ہیں اور اس پر تو ان کا تقریباً اجماع ہے کہ وہ سست رفتار زہر ہے۔

میں نے عالمی تنظیم صحت کے میگزین کا ایک شمارہ پڑھا جس کے ٹائٹل پر ہی لکھا ہوا تھا کہ ''تمباکو نوشی مضرت رساں اور صحت ایک نعمت ہے اب اختیار آپ کے ہاتھ میں ہے۔''

میگزین کے پہلے ہی مضمون میں لکھا ہوا تھا کہ تمباکو نوشی اور بہت سے پیچیدہ امراض کے درمیان تعلق واضح ہو چکا ہے۔ اسی طرح یہ بات بھی واضح ہو چکی ہے کہ تمباکو نوشی کرنے والوں میں موت کی شرح دوسروں سے کہیں زیادہ ہے۔ اس سے سرطان اور پھیپھڑے اور دل وغیرہ کے بہت سے امراض پیدا ہوتے ہیں اسی طرح السر بھی زیادہ پیدا ہوتا ہے۔

میں نے یہ مضمون پڑھا تو ذہن میں یہ سوال پیدا ہوا کہ تمباکو نوشی کے نتائج دیر سے کیوں ظاہر ہوتے ہیں؟ معلوم ہوا کہ خالق عالم نے انسانی جسم بناتے وقت اس میں حملہ آور امراض کی شدید مزاحمت کی صلاحیت بھی رکھ دی ہے۔ گویا جسم ایسا مضبوط کپڑا ہے جس میں پتھر بھی اٹھا لیا جائے تو نہیں پھٹے گا۔ البتہ اس طرح کثرت سے استعمال اسے کچھ دنوں کے بعد اتنا کمزور کر دے گا کہ کچھ بھی نہ اٹھا سکے۔

اگر سرطان جیسا کوئی موذی مرض نہ لگ جائے تب بھی اس میں کوئی شک نہیں کہ تمباکو نوشی صحت پر مضر اثرات ضرور ڈالتی ہے اور تمباکو نوشی کرنے والا دوسروں جیسی محنت نہیں کر سکتا اس کی ناگوار بدبو منہ، انگلیوں اور کپڑوں سے لے کر ماحول تک کو متاثر کرتی ہے اور پاکیزہ ذوق کے لوگ اس بدبو کو سخت ناپسند کرتے ہیں۔

تمباکو نوشی کرنے والوں کو بھاری تعداد اتنی مالدار نہیں ہوتی کہ لاپرواہی کے ساتھ اپنے روپیوں میں آگ لگاتی رہے۔ جو رقم اس میں ضائع ہوتی ہے اکثر خاندان کو دودھ وغیرہ ضروری چیزوں کی فراہمی میں کام آسکتی ہے۔

حکومتیں تمباکو نوشی کے خلاف بین الاقوامی سطح پر خطرہ کی گھنٹی تو بجاتی ہیں لیکن بس اتنا ہی کرتی ہیں کہ سگریٹ کے پیکٹوں پر وارننگ لکھ دیں کہ تمباکو نوشی صحت کے لیے مضر ہے۔

عالمی تنظیم صحت کے میگزین میں کہا گیا ہے کہ مالدار ممالک میں سگریٹ کی صنعت نے اتنی ترقی کر لی ہے کہ اب سگریٹوں میں فلٹر لگائی جاتی ہے اور اس میں نقصان دہ اجزاء کا تناسب کم ہوتا ہے جبکہ تیسری دنیا کو سپلائی کی جانے والی سگریٹوں میں اس کا تناسب چار گنا زیادہ ہوتا ہے۔ کیوں؟ اس لیے کہ تیسری دنیا کے باشندوں کی زندگی معمولی قیمت رکھتی ہے انکی صحت کے تحفظ کی ضرورت نہیں۔!!

حقیقت یہ ہے کہ جن ممالک میں شعور بیدار ہو چکا ہے وہاں تمباکو نوشی کم ہوتی جا رہی ہے۔ اور بہت سے تعلیم یافتہ لوگوں نے اسے چھوڑ دیا ہے۔ اسی میگزین کے مطابق برطانیہ کے چھ لاکھ ڈاکٹروں کا سروے کیا گیا تو معلوم ہوا کہ ۱۹۵۱۔۱۹۶۵ کے دوران ان میں سے تقریباً نصف نے تمباکو نوشی چھوڑ دی اور ڈاکٹروں کی شرح وفات گھٹ گئی۔

بڑی سگریٹ کمپنیوں کی بھینٹ تیسری دنیا چڑھ رہی ہے، جہاں تمباکو نوشی کی شرح بڑھتی جا رہی ہے، اس کے اشتہار کے لیے عجیب عجیب پرکشش طریقے اختیار کیے جا رہے ہیں کسی سے مرد کو دکھایا جاتا ہے کہ اس سے مردانگی زیادہ جھلکنے لگی ہے اور کسی کو سگریٹ پیتے ہوئے گہرے فکر میں غرق دکھایا جاتا ہے۔

تیسری دنیا کے ناجائز استحصال کی صورتیں ہر حد پار کرتی جا رہی ہیں۔ میں نے اخبار ''الـــرایۃ'' میں ''موت کی جڑی بوٹیاں'' کے نام سے پچھلے دس برسوں کے دوران تقریباً ۵۰۰ دواؤں اور جڑی بوٹیوں پر تحقیق کی جو ۱۵۵ عالمی کمپنیاں ان ملکوں میں سپلائی کرتی ہیں اس جائزے کا نتیجہ ''تیسری دنیا کے ملکوں میں سپلائی کی جانے والی مہلک دوائیں'' کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔

اسکی ذمہ داری بھی انہیں ممالک کے لوگوں پر ہے، مثلاً عربوں کی دولت کا بڑا حصہ عیش و اسراف کے مظاہروں پر خرچ ہوتا ہے۔ مغرب کے لوگ جانتے ہیں کہ سماجی نمود و نمائش کا ہمارے اوپر غلبہ ہے تو اسی راستے سے وہ ہماری دولت چوس لیتے ہیں۔

اک فقیر گھر سے نکلتا ہے تو منہ میں سگریٹ ہوتی ہے جبکہ اس کے گھر والوں کو بعض چیزوں کی سخت ضرورت ہوتی ہے۔ وہ اسی کو مردانگی کی شان سمجھتا ہے۔ جو مالدار ہیں انہیں حرام و حلال کی بھی پرواہ نہیں رہ گئی ہے لہو و لعب میں مست ہیں جبکہ بے شمار مسلمان دیگر علاقوں میں خشک سالی کا شکار ہیں اور مشنری ادارے انہیں لقمہ تر بنا رہے ہیں۔

میں مصر میں خلیج سے لوٹنے والے مزدوروں کو دیکھتا تھا تو ان کے تحفوں کو دیکھ کر بڑا تعجب ہوتا تھا۔ اپنی گاڑھی محنت کی کمائی وہ ٹیلی ویژن اور ریڈیو جیسی چیزیں لانے میں خرچ کرتے تھے جن کو رات بھر دوستوں کے ساتھ دیکھ کر عشاء فجر کی نمازیں بھی ضائع کرتے تھے اور اگلے دن پڑے سوتے رہتے تھے۔

اب کیا تمباکو نوشی مباح ہے؟ اس کی مضرتوں کو پڑھ کر میں مباح ہونے کا حکم نہیں لگا سکتا۔

تب کیا وہ حرام ہے؟

ہوسکتا ہے بعض لوگوں کے لیے حرام ہو اور بعض لوگوں کے لیے مکروہ۔

میں نے عجیب خبر پڑھی کہ سگریٹ نوشی کرنے والی ایک عورت نے کہا: سگریٹ کی بدبو منہ کی بدبو سے ہلکی ہوتی ہے۔ ظاہر ہے وہ یا اس کا شوہر مریض تھا انہیں ڈاکٹر کے پاس جا کر منہ کا علاج کرانا چاہیے نہ کہ سگریٹ نوشی کو مباح قرار دینا چاہیے۔ ڈاکٹر کہہ چکے ہیں کہ تمباکو نوشی عورتوں کو شدید نقصان پہنچاتی ہے اور کبھی کبھی جنین پر بھی بڑا اثر پڑتا ہے۔

خوشبو اسلام کے شعائر میں ہے چاہے جسم میں ہو یا لباس میں۔ جس سے بدبو نکل رہی ہو اسے لوگوں سے دور رہنا چاہیے کیونکہ اس سے تو نماز میں جماعت بھی ساقط ہو جاتی ہے۔ اور میں نہیں کہہ سکتا کہ سگریٹ کی بو اچھی ہوتی ہے۔

©-جملہ حقوق بحق ادارہ اردو پوائنٹ محفوظ ہیں۔
(C)-www.UrduPoint.com